قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾

طریقہ طہارت و صلاۃ

مرتب

خلیل احمد ملک حفظہ اللہ

نظر ثانی و اضافہ

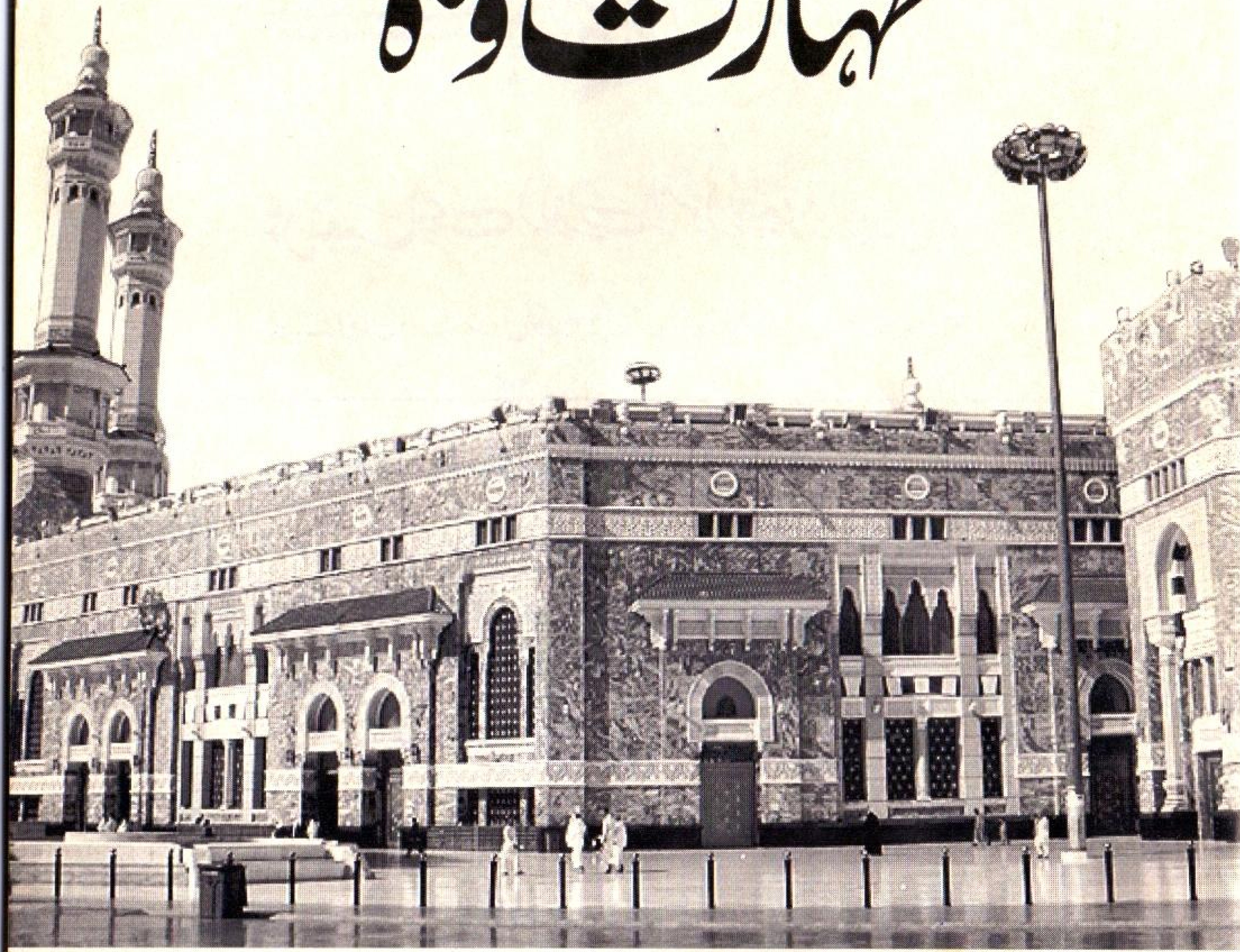
مولانا محمد شفیق مدنی

مولانا حافظ عبد الخبیر اویسی



قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾

طریقۂ طہارت وصلاۃ



مرتب : خلیل احمد ملک

نظرثانی: مولانا محمد شفیق مدنی

مولانا حافظ عبدالخبیر اویسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سب تعریفیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کیلئے ہیں جس نے اپنے بندوں پر نماز فرض کی اور اُسے بحسن وخوبی ادا کرنے کا حکم دیا اور نماز کو ایمان اور کفر کے درمیان فاصل اور بدکاری و بے حیائی سے روکنے والی قرار دیا۔

درود وسلام پہنچیں ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ پر جنہوں نے اپنے قول وفعل کے ذریعہ نماز اور دوسرے اعمال اپنی امت کو عمل کر کے سکھلائے اور ہم پر اپنے طریقہ پر چلنے کو واجب قرار دیا۔

الحمدللہ نماز کے موضوع پر بیشمار کتب موجود ہیں۔ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب، شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہم اللہ کا ایک مختصر رسالہ 'طریقہ طہارت وصلاۃ' نظر سے گذرا جس میں مناسب اضافہ کر کے یہ مختصر کتاب ترتیب دی گئی ہے جس میں صحیح احادیث کی روشنی میں تمام ضروری مسائل طہارت وصلاۃ جمع کر دیئے ہیں۔

تاہم قارئین سے گزارش ہے کہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر کتب احادیث کا مطالعہ کریں اس کے ساتھ امام ناصرالدین البانی رحمۃ اللہ کی صفۃ صلاۃ النبی، ڈاکٹر شفیق الرحمان کی نماز نبوی اور حافظ صلاح الدین یوسف کی نماز محمدی بھی مفید کتب ہیں۔

نوٹ: قارئین سے امید ہے کہ اپنی آراء اور مفید مشوروں سے مطلع کریں گے تاکہ ان سے استفادہ کرتے ہوئے کتاب کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔ یہ کتاب اپنی طرف سے اور اپنے پیاروں کی طرف سے صدقہ جاریہ بنانے کیلئے دوسروں تک بھی پہنچائیں۔

خلیل احمد ملک

0333-4222678



قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

میرے ایمان والے بندوں کو کہہ دیجیے کہ وہ نماز قائم کریں۔ ابراھیم:31

نام کتاب	:	طریقہ طہارت وصلوٰۃ
مرتب	:	خلیل احمد ملک
باہتمام	:	العلی پرنٹرز، رائل پارک، لاہور 0321 4041991
اشاعت	:	پہلا ایڈیشن 5 ہزار ـــ شوال 1429ھ - اکتوبر 2008
		دوسرا ایڈیشن 4 ہزار ـــ رمضان 1430ھ - اگست 2009
		تیسرا ایڈیشن 3 ہزار ـــ شوال 1430ھ - اکتوبر 2009
		چوتھا ایڈیشن 3 ہزار ـــ شعبان 1431ھ - جولائی 2010

ملنے کا پتہ:

العلی پرنٹرز، رائل پارک، لاہور 0321 4041991

مکتبہ سلفیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون نمبر: 37361505

صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ (الحدیث)

نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

نماز کی شرائط

نماز کے لیے سب سے پہلی شرط طہارت ہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا۔ (مسلم)

طہارت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) غسل (۲) وضو

(۱) غسل

غسل وہ طہارت ہے جو حدثِ اکبر (مثلاً حیض اور جنابت) سے واجب ہوتا ہے۔

غسل کا طریقہ:

1. دل سے غسل کی نیت کرے، زبان سے کچھ نہ کہے۔
2. ''بِسْمِ اللّٰہِ'' کہے اور دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھوئے۔
3. شرمگاہ کو بائیں ہاتھ سے دھوئے اور دائیں سے پانی ڈالے۔
4. پھر بایاں ہاتھ دھوئے۔ (بخاری)
5. پھر نماز کی طرح کا وضو کرے۔
6. سر پر تین چلو پانی ڈالے، اور سر کو ملے۔
7. سارے بدن کو پانی سے دھوئے اور آخر میں غسل کی جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ (بخاری)

(۲) وضو

وضو، پاکی حاصل کرنے کا ایک مخصوص طریقہ ہے جو حدث اصغر (جیسے پیشاب، پائخانہ، اور مذی کا نکلنا، بغیر کپڑے کے شرم گاہ کو چھونا، ہوا کا خارج ہونا، گہری نیند اور اونٹ کا گوشت کھانے) سے واجب ہوتا ہے۔

وضو کا طریقہ:

دل سے وضو کی نیت کرے، کیونکہ زبان سے الفاظ میں نیت کرنا نبی ﷺ سے نہ تو نماز کیلئے ثابت ہے اور نہ ہی وضو کیلئے، اللہ تعالیٰ دل کی حالت جانتا ہے، لہٰذا زبان سے اللہ تعالیٰ کو خبر دینے کی ضرورت نہیں۔

❶ اگر نیند سے بیدار ہو تو ہاتھ دھوئے بغیر برتن میں نہ ڈالے۔ (بخاری)

❷ "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھوئے۔

❸ ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرے۔ (ابوداؤد)

❹ کلی کرے، ناک میں پانی ڈالے اور ناک صاف کرے (یعنی جھاڑے)۔ (بخاری)

❺ ایک کان سے دوسرے کان تک چوڑائی میں اور سر کے بالوں کی ابتداء سے داڑھی کے آخری حصہ تک لمبائی میں مکمل چہرہ دھوئے۔ وضو کرنے والا اگر صاحب ریش ہو تو پانی کے ایک چلو سے داڑھی کا خلال کرے۔ (ابوداؤد)

❻ پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ انگلیوں کے سرے سے کہنیوں تک دھوئے۔

❼ ایک مرتبہ سر کا مسح کرے، اسکا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو تر کر کے سر کے اگلے حصہ (پیشانی) سے شروع کرے اور پیچھے گدی تک لے جائے، پھر اسی جگہ واپس لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا۔ (بخاری)

اسی طرح پگڑی اور رومال وغیرہ باندھنے کی صورت میں اس کے اوپر سے مسح کرنا جائز ہے۔ (ابوداؤد) (نوٹ: مسح کرنے کے بعد اس کپڑے یا ٹوپی اور رومال وغیرہ کو سر سے اتار کر نماز پڑھیں گے تو نماز نہیں ہوگی کیونکہ رومال وغیرہ اتارنے سے وضو باقی نہیں رہیگا)

❽ ایک بار کانوں کا مسح کرے، دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں داخل کر کے اندرونی حصے کا اور انگوٹھوں سے کانوں کے بیرونی حصہ پر مسح کرے۔ (نسائی)

نوٹ: گردن اور بازوؤں کا مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

❾ پھر دونوں پیروں کو انگلیوں کے سروں سے لیکر ٹخنوں تک دھوئے، پاؤں دھوتے وقت یہ خیال رکھا جائے کہ پہلے دایاں پیر پھر بایاں دھویا جائے اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان ہاتھ کی چھنگلی سے خلال کرے۔ (ابوداؤد)

❿ جرابوں اور موزوں پر مسح کرنا بھی جائز ہے۔ (ابوداؤد)

وضو کے تمام اعضاء کو کم از کم ایک مرتبہ دھونا فرض ہے' دو مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ دھونا سنت ہے۔ (بخاری)

وضو میں اعضاء دھوتے وقت ترتیب اور تسلسل کا لحاظ رکھے۔ (ابوداؤد)

وضو اور غسل میں دائیں جانب سے ابتداء کرنا سنت ہے۔ (بخاری)

مسواک کا اہتمام کرے۔

وضو کے بعد کی دعائیں

وضو کے بعد درج ذیل دعائیں پڑھنا مسنون ہے، لیکن یاد رہے کہ دعا پڑھتے وقت آسمان کی طرف نگاہ کرنا یا انگشت شہادت اٹھانا سنت سے ثابت نہیں۔

❶ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔ (مسلم)

ترجمہ: میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی (سچا) معبود نہیں سوائے اللہ اکیلے کے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

جو شخص وضو کے بعد یہ دعا پڑھ لے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

❷ **اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ** (ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے بنادے بہت توبہ کرنے والوں میں سے اور کردے مجھے پاک صاف رہنے والوں میں سے۔

❸ **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ.** (ترغیب و الترھیب)(نسائی)

ترجمہ: اے اللہ! تو اپنی تمام تر تعریفات کے ساتھ (ہر عیب سے) پاک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

مریض اور صاحب عذر کی طہارت کا طریقہ

❶ نمازی اگر کسی مجبوری کی وجہ سے پانی استعمال نہ کر سکتا ہو، مثلاً پانی میسر نہ ہو یا پانی کے استعمال سے مرض کے بڑھ جانے کا خوف ہو، یا شفا میں تاخیر کا ڈر ہو تو تیمّم کر لے۔ (ابوداؤد)

❷ تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ، پاک زمین پر ایک بار مارے اور اس کو اپنے چہرہ پر پھیرلے، پھر دونوں ہتھیلیوں کو ایک دوسرے پر مل لے۔ (بخاری)

❸ اگر خود طہارت نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا شخص اسے وضو یا تیمّم کرا سکتا ہے۔

❹ اگر وضو کے کسی عضو میں زخم ہو اور پانی سے دھونا اس کیلئے نقصان دہ ہو تو اس پر مسح کر لے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کو پانی سے تر کر کے اس پر پھیرے، اور اگر مسح بھی نقصان دہ ہو تو پھر اس کے لیے تیمّم کرنا جائز ہے۔

❺ اگر کسی عضو پر پٹی یا پلاسٹر چڑھا ہوا ہو تو اسے دھونے کے بجائے اس پر مسح کرے، کیونکہ مسح دھونے کا بدل ہے۔ (ابوداؤد)۔

❻ پاک زمین، برتن یا کپڑے میں رکھی مٹی یا دیوار پر یا کسی ایسی پاک چیز پر ہاتھ مار کر جس پر غبار ہو تیمّم کرنا جائز ہے، اگر دیوار کسی ایسی چیز سے پلاسٹر کی ہوئی ہو جو مٹی کے جنس سے نہیں ہے تو اس سے تیمّم نہ کیا جائے ہاں اگر اس پر غبار ہو تو جائز ہے (ابوداؤد)۔

❼ اگر کسی نماز کے لیے تیمّم کرے اور دوسری نماز تک اس کی طہارت باقی رہے اور جب تک اسے توڑنے والی کوئی چیز پیش نہ آئے تو اس تیمّم سے دوسری نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

❽ مریض اپنی پوری کوشش کرے کہ اپنے جسم، کپڑوں اور نماز والی جگہ کو تمام نجاستوں سے پاک رکھے، اگر ممکن نہ ہو تو اسی حال میں نماز پڑھ لے اس کی نماز صحیح ہو جائے گی، اسے دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

❾ طہارت نہ کر سکنے کے عذر سے نماز کو وقت سے مؤخر کرنا درست نہیں، بلکہ جس ممکنہ حد تک طہارت حاصل کر سکتا ہو کرے اور وقت پر نماز ادا کرے، خواہ اس کے بدن، کپڑے یا جگہ پر ایسی نجاست ہو جس کا ازالہ ناممکن ہو۔



سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان یا مومن بندہ جب وضو کرتا ہے اور منہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے منہ کے تمام گناہ (صغیرہ) جھڑ جاتے ہیں جو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر کئے ہوتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ (صغیرہ) پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ گر جاتے ہیں جو اس نے ہاتھوں کے ساتھ کیے ہوتے ہیں اسی طرح جب وہ اپنے پاؤں کو دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ (صغیرہ) پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ گر جاتے ہیں جو اس کے پاؤں نے کیے ہوتے ہیں حتی کہ وہ گناہوں (صغیرہ) سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔" (صحیح مسلم، ترمذی)

نماز باجماعت

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی بہت فضیلت آئی ہے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلی نماز سے ستائیس درجہ افضل ہے۔ (مسلم ، بخاری، نسائی)

مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے سلسلہ میں بہت ساری احادیث وارد ہیں، چنانچہ ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ اس بات کا خاص خیال رکھے۔

باجماعت نماز کی ادائیگی کے وقت صفیں سیدھی ہوں، تمام نمازیوں کے پاؤں اور کندھے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہوں۔ (بخاری)

صف میں دو آدمیوں کے درمیان خالی جگہ نہ ہو۔ (ابوداؤد)

مسجد میں اگر جماعت ہو چکی ہو تو بعد میں آنے والے نمازی دوبارہ جماعت کرواسکتے ہیں۔ (ترمذی)

جماعت میں اگر صرف دو آدمی ہوں تو امام بائیں طرف اور مقتدی دائیں جانب کھڑا ہو۔ (بخاری)

مقتدی کا امام سے پہلے ارکان کی ادائیگی کے لیے سبقت (جلدی) کرنا جائز نہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے اپنی امت کو اس سے منع فرمایا ہے اور امام کے ساتھ ساتھ ارکان کی ادائیگی بھی مکروہ ہے، مسنون یہ ہے کہ مقتدی کے تمام افعال امام کی آواز ٹوٹنے کے بعد بلاتاخیر ہوں جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

امام اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے، لہٰذا اس کی مخالفت نہ کرو! پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ** کہے تو تم **اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ** کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو (تم بھی) سجدہ کرو۔ (مسلم)

نماز کے فرائض و واجبات

(۱) اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا (۲) قدرت ہو تو قیام کرنا (۳) سورۂ فاتحہ پڑھنا (۴) رکوع کرنا (۵) رکوع کے بعد قومہ میں کھڑا ہونا (۶) سات اعضا پر سجدہ کرنا (۷) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (۸) تمام افعال میں اطمینان وسکون کا ہونا۔ (9) رکوع اور سجود میں کمر سیدھی کرنا (۱۰) تمام افعال میں ترتیب کا ہونا (۱۱) تشہد کے لیے بیٹھنا (۱۲) تشہد کی دعا پڑھنا (۱۳) درود ابراھیمی پڑھنا (۱۴) دونوں جانب سلام پھیرنا۔

نیت کرنا

نیت دل کے ارادہ کا نام ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی، اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَ اِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیءٍ مَّا نَوٰی.

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔ (بخاری)

نیت کے بارہ میں نبی ﷺ سے کسی قسم کے الفاظ منقول نہیں، لہٰذا زبان سے کسی بھی قسم کے الفاظ کہنا خلاف سنت ہے۔

ٹخنے ننگے رکھنا

پائجامہ، شلوار یا تہبند (مردوں کیلئے) نماز یا غیر نماز کی حالت میں ٹخنوں سے نیچے رکھنا منع ہے، کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تہبند کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچے ہوگا، جہنم میں جائے گا۔ (بخاری) دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص (مرد) اپنی شلوار کو ٹخنوں سے نیچے رکھے گا (تو) اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ (بخاری)

نوٹ: عورتیں اپنے ٹخنے ہر حال میں ڈھانپ کر رکھیں۔

نماز نبوی

جوشخص رسول اکرم ﷺ کے طریقۂ کار کے مطابق نماز ادا کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی شخص کی نماز ہی قبول ہوتی ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي. (بخاری)

ترجمہ: تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔

اس لیے نمازی کو درج ذیل امور کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

❶ نمازی قبلہ رخ ہو نماز خواہ فرض ہو یا نفل۔

❷ اگر نمازی امام یا منفرد (اکیلا شخص) ہو تو نبی ﷺ کے حکم کے مطابق اس کے لیے قبلہ کی جانب سترہ رکھ لینا مسنون ہے۔ (ابن ماجہ)

❸ نماز کے دوران نمازی کی نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو۔

❹ تکبیر تحریمہ (اللہُ اَکْبَرُ) کے وقت دونوں ہاتھ (ہتھیلیاں کھلی ہوئیں قبلہ کی طرف سیدھی) کندھوں یا کانوں تک اٹھائے۔ (ہاتھوں سے کانوں کو نہ چھوئے، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں)۔

❺ دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے، دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ہو جیسا کہ سیدنا وائل بن حجر اور سیدنا ہلب الطائی رضی اللہ عنہما کی روایات میں موجود ہے۔ (ابن خزیمہ۔ مسند احمد)

❻ پھر نمازی کے لیے درج ذیل دعائیں پڑھنا مسنون ہے، ان میں سے کوئی ایک بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

١- اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ. اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ. (بخاری)

ترجمہ: اے اللہ! دوری ڈال دے میرے اور میرے گناہوں کے درمیان، جس قدر کہ دور رکھا ہے تو نے مشرق کو مغرب سے، اے اللہ! صاف کر دے مجھے گناہوں سے جس طرح پاک صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل کچیل سے۔ اے اللہ! دھودے میرے گناہ پانی، برف اور اولوں سے۔

٢- سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ. (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی حمد ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے، تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

٣- اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا. (ابوداؤد۔ مسلم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا۔ تمام تعریف اسی کی ہیں۔ وہ (ہر عیب سے) پاک ہے۔ صبح اور شام ہم اسی کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

دعاء ثنا کے بعد تعوذ پڑھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ. (ابوداؤد)

ترجمہ: میں شیطان مردود کے وسوسوں اس کے جادو اور اس کی پھونکوں سے (اس) اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو سننے والا اور جاننے والا ہے۔

پھر "**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ**" اور سورہ فاتحہ پڑھے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (بخاری)

ترجمہ: جس شخص نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی اس کی کوئی نماز ہی نہیں ہوئی۔

سورۂ فاتحہ مکمل کرنے کے بعد آمین کہے، پھر قرآن کریم میں سے کوئی سورت پڑھے اگر امام کے پیچھے جہری نماز پڑھ رہا ہو، تو آواز بلند آمین کہے، پھر خاموش ہو جائے اور اگر اکیلا ہے تو پھر سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھے

❼ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائے اور رکوع کیلئے جھک جائے، سر پیٹھ کے برابر کرے، دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر (گھٹنوں کو پکڑنے کے انداز میں) رکھے، انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں، رکوع میں اطمینان ہو اور یہ دعا پڑھے:

"سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" (پاک ہے میرا عظمت والا رب)۔(مسلم، ابوداود)

دعا کا تین بار یا اس سے زیادہ بار دہرانا افضل ہے اور اس کے ساتھ درج ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھنا بھی افضل ہے:

۱- سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (بخاری)

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب! تو ہی تمام تعریفوں کے لائق ہے، الٰہی مجھے بخش دے۔

۲- سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ. (تین دفعہ) (ابوداؤد)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ (ہر عیب سے) پاک ہے (ہم) اس کی تعریف کے ساتھ (اس کی پاکی بیان کرتے ہیں)

۳- سُبْحَانَکَ وَ بِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ. (مسلم)

ترجمہ: اے اللہ! تیرے ہی لیے پاکی اور تعریف ہے، تیرے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں۔

۴- سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَ الرُّوْحِ. (مسلم)

ترجمہ: فرشتوں اور روح (جبریل علیہ السلام) کا پروردگار نہایت پاک ہے۔

❽ رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائے، اور سیدھا کھڑا ہو جائے اگر نمازی امام یا منفرد ہو تو: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

اور قیام کی حالت میں درج ذیل دعائیں پڑھے:

۱- اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ (بخاری)

ترجمہ: اے اللہ ہمارے رب تیرے ہی واسطے ہر قسم کی تعریف ہے۔

۲- رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ (بخاری)

ترجمہ: اے ہمارے رب! تیرے ہی واسطے بہت زیادہ تعریفیں ہیں پاکیزہ اور بابرکت

۳- اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ. (مسلم)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، آسمانوں، زمین اور ان کے علاوہ جو تو چاہے ان سب کے برابر۔

نمازی اگر مقتدی ہو تو صرف دعائیں پڑھے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ چھوڑ دے۔

❾ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہتے ہوئے سجدہ کرے، دونوں پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں، دونوں ہاتھ کانوں یا کندھوں کے برابر رکھے، دونوں ایڑیاں ملا کر رکھے، سینہ، پیٹ اور رانیں زمین سے اونچی رکھے اور کہنیاں بھی زمین سے اونچی اور پہلوؤں سے الگ اور کشادہ ہوں، سجدہ پیشانی وناک کے ساتھ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں (ان ساتوں اعضاء) پر کرے۔

سجدہ کی دعائیں

یہ سب یا ان میں سے کوئی ایک بھی پڑھی جا سکتی ہے

۱- سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۔ تین بار یا اس سے زیادہ دہرائے۔

ترجمہ: پاک ہے میرا رب برتر

۲- سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَ بِحَمْدِہٖ. (ابوداؤد)

ترجمہ: میرا بلند پروردگار پاک ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں۔

۳- سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (بخاری)

ترجمہ: اے میرے اللہ اے ہمارے پروردگار! تو (ہر عیب سے) پاک ہے، ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے بخش دے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں (یہ) کہتے تھے:

۴- سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَ الرُّوحِ. (مسلم)

ترجمہ: فرشتوں اور روح (جبریل) کا پروردگار نہایت پاک ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سجود میں کہتے:

۵- اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَ سِرَّهٗ. (مسلم)

ترجمہ: اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے' پہلے اور پچھلے' ظاہر اور پوشیدہ' تمام گناہ بخش دے۔

۶- سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. (مسلم)

ترجمہ: اے اللہ! تیری ہی پاکیزگی اور تعریف ہے۔ تیرے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں۔

اور زیادہ سے زیادہ دعا کرے کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

رکوع میں رب کریم کی بڑائی بیان کرو اور سجدہ میں کثرت سے دعا کرو، کیونکہ یہ دعاؤں کی قبولیت کے لیے بہتر وقت ہوتا ہے۔ (مسلم)

نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے، لہذا (سجدہ میں) کثرت سے دعائیں کرو۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی کا سوال کرے، خواہ نماز فرض ہو یا نفل۔

⑩ تکبیر کہتے ہوئے اپنا سر اٹھائے، بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھے اور دایاں پیر کھڑا رکھے، دونوں ہاتھ دونوں رانوں اور گھٹنوں پر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

رَبِّ اغْفِرْلِيْ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ. (ابو داود)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے بخش دے، اے میرے رب مجھے بخش دے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَ ارْحَمْنِيْ، وَ عَافِنِيْ وَ اهْدِنِيْ وَ ارْزُقْنِيْ. (ابو داؤد)

ترجمہ: اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، مجھے صحت عطا فرما، مجھے ہدایت اور روزی دے۔

رکوع سے کھڑے ہونے کی طرح دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں بھی اطمینان کا التزام کرے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے، کیونکہ نبی ﷺ رکوع کے بعد اور دونوں سجدوں کے درمیان لمبا اعتدال کرتے تھے۔

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے ہوئے دوسرا سجدہ بالکل پہلے سجدہ کی طرح کرے۔

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے ہوئے سر اٹھائے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی طرح تھوڑا سا بیٹھے، اسے جلسۂ استراحت کہتے ہیں، صحیح ترین قول کے مطابق یہ مستحب ہے اس میں کوئی ذکر یا دعا نہیں ہے۔ پھر ہو سکے تو دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھے، پھر سورۂ فاتحہ اور اس کے بعد قرآن سے جو سورت یا آیات یاد ہوں وہ پڑھے، پھر اسی طرح باقی رکعات مکمل کرے جس طرح پہلی رکعت پڑھی ہے۔

اگر نماز ثنائی یعنی دو رکعت والی ہو مثلاً نماز فجر، جمعہ اور عید کی نماز، تو دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد یعنی تشہد میں تورّک کرے۔ یعنی بایاں پیر دائیں پیر کے نیچے سے نکالتے ہوئے مقعد زمین پر اس طرح رکھے کہ دایاں پیر کھڑا ہو، دایاں ہاتھ دائیں ران پر اس طرح رکھے کہ شہادت کی انگلی کے علاوہ بقیہ تمام انگلیاں سمٹی ہوئی ہوں، شہادت کی انگلی سے وحدانیت کا اشارہ کرے یا چھوٹی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو سمیٹ لے اور انگوٹھا اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے، کیونکہ دونوں طریقے نبی ﷺ سے ثابت ہیں، افضل یہ ہے کہ کبھی اس پر عمل کرے اور کبھی اس پر، بایاں ہاتھ بائیں ران اور گھٹنے پر رکھے، پھر اس جلسہ میں تشہد پڑھے، تشہد یہ ہے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: تمام تعریفیں اور دعائیں اور پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی ﷺ

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

پھر درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۰ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (مسلم، بخاری)

ترجمہ: اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگ ہے، اور برکت نازل فرما محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر، بے شک تو لائق حمد اور بزرگ ہے۔

اور چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ. (مسلم)

ترجمہ: اے اللہ! بیشک میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور عذاب قبر سے اور زندگی وموت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے۔

پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَ ارْحَمْنِیْ، اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ. (بخاری)

ترجمہ: یا الٰہی! بلاشبہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے۔ اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا، پس اپنی جناب سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم کر، بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

پھر دنیا وآخرت کی بھلائی کے لیے جو بھی دعا کرنا چاہے کرے اور اپنے والدین یا

دوسرے مسلمانوں کے لیے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں، خواہ فرض نماز ہو یا نفل نماز، پھر "**اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ...**" کہتے ہوئے دائیں اور بائیں سلام پھیرے۔

نماز کے بعض متفرق مسائل: اگر نماز ثلاثی (تین رکعت والی) مثلاً نماز مغرب یا رباعی (چار رکعت والی) مثلاً ظہر، عصر یا عشاء کی نماز ہو تو درمیانی تشہد میں مذکورہ بالا تشہد پڑھے اور نبی پر درود بھیجے، پھر دونوں ہاتھ کاندھوں تک اٹھاتے ہوئے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں ہاتھ پہلے کی طرح سینے پر رکھے اور صرف سورہ فاتحہ پڑھے۔

اگر کبھی ظہر کی تیسری اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے علاوہ کوئی اور سورت پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے۔ (مسلم)

پھر مغرب کی تیسری اور ظہر، عصر اور عشاء کی چوتھی رکعت میں تشہد پڑھے، نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجے، عذاب جہنم اور عذاب قبر، زندگی وموت کے فتنہ اور مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور زیادہ سے زیادہ دعا کرے جیسا کہ دو رکعت والی نماز کے تشہد میں بیان ہو چکا ہے۔ (بخاری)

البتہ اگر تشہد پہلا ہو تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھیں۔ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کریں۔

اور اگر آخری قعدہ (تشہد) ہو تو تورک کرے جیسے دو رکعت والی نماز میں ذکر ہو چکا ہے دونوں صورتوں میں دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کرے کہ انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔

پھر "**اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ...**" کہتے ہوئے دائیں اور بائیں سلام پھیرے۔ (ابوداود)

اور اونچی آواز سے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہے۔ (بخاری)

پھر تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہہ کر درج ذیل دعائیں پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ. (مسلم)

ترجمہ: یاالٰہی! تو مجسم سلامتی ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، اے ذوالجلال والاکرام تو بڑا ہی بابرکت ہے۔

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ. (نسائی)

ترجمہ: اے میرے رب! ذکر کرنے، شکر کرنے اور اچھی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ، (بخاری، مسلم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، وہی سزاوار حمد وثناء ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، الٰہی! جو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا، اور کسی دولت مند کی دولت اسے تیرے عذاب سے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ، لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ . (مسلم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، وہی سزاوار حمد وثناء ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، نہیں ہے کوئی قدرت اور طاقت، نقصان سے بچنے اور فائدہ حاصل کرنے کی، مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔ نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالیٰ، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، نعمتیں پہنچانا اور فضل کرنا اسی کا کام ہے اور اسی کی اچھی تعریف ہے، نہیں ہے کوئی لائق عبادت مگر اللہ تعالیٰ، اسی کے لیے ہماری اطاعت ہے اگرچہ کافر برا مانیں۔

۳۳ مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ** کہے اور ۳۳ مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** اور ۳۳ مرتبہ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہے اور سو (۱۰۰) کی تعداد اس دعا سے مکمل کرے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ . (مسلم)

ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی، سُوْرَۃُ الاِخْلَاصِ، سُوْرَۃُ الفَلَقِ، سُوْرَۃُ النَّاسِ، پڑھے، ان تینوں سورتوں کا نماز فجر اور مغرب کے بعد تین تین بار پڑھنا مسنون ہے جیسا کہ اس کے متعلق نبی ﷺ سے صحیح حدیث وارد ہے۔ (ابوداؤد)

اسی طرح نماز فجر اور مغرب کے بعد دس بار یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. (مسلم)

اگر امام ہو تو تین مرتبہ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ** اور **اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ** کہنے کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کرے۔ (مسلم)

پھر مذکورہ دعائیں پڑھے جیسا کہ نبی ﷺ سے ثابت شدہ اکثر روایات اس پر دلالت کرتی ہیں۔



ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور صاحب استطاعت کا بیت اللہ کا حج کرنا۔ (بخاری، مسلم) امت کا اجماع ہے کہ نماز ارکان اسلام میں سے ہے جسے ادا کرنا واجب ہے اور اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔

سنتوں کی اہمیت

ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے مستحب ہے کہ جب وہ اپنے گھر مقیم ہو تو بارہ رکعات پر محافظت کرے، جو اس طرح ہیں: چار رکعات ظہر سے پہلے، دو رکعات اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت نماز فجر سے پہلے۔

انہیں سنن رواتب کہتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ ان کی محافظت کرتے تھے۔

صحیح مسلم میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

جس نے دن اور رات میں بارہ رکعت نفل نماز پڑھی (تو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ (مسلم)

البتہ حالت سفر میں نبی ﷺ ظہر، مغرب اور عشاء کی سنتیں ترک کر دیتے تھے مگر سنت فجر اور وتر کی محافظت کرتے، ہمارے لیے آپ ﷺ کی سیرت اسوۂ حسنہ ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب)

ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی سیرت وعمل میں بہترین نمونہ موجود ہے۔

خواتین کی نماز

عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں کیونکہ حدیث میں آتا ہے۔

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس آئے اس وقت ہم لوگ نوجوان قریب قریب ایک ہی عمر کے تھے، ہم بیس راتوں تک آپ ﷺ کے پاس ٹھہرے رہے، پھر آپ ﷺ کو خیال ہوا کہ ہمیں اپنے عزیزوں سے ملنے کا شوق ہے، تو آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ تم اپنے عزیزوں میں کن کن کو اپنے گھروں میں چھوڑ کر

آئے ہو؟ ہم نے آپ کو بتادیا، آپ ﷺ بہت نرم دل اور رحیم تھے، آپ ﷺ نے فرمایا اب تم اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، ان کو دین سکھاؤ اور (دین کی باتوں پر عمل کرنے کا) حکم کرو اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اس طرح نماز پڑھتے رہو۔ (بخاری)

صحیح بخاری کی یہ حدیث اس مسئلہ میں فیصلہ کن ہے کہ مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں کوئی فرق نہیں، اگر فرق ہوتا تو نبی ﷺ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ضرور بتاتے۔

اور صحیح بخاری میں باب سنۃ الجلوس فی التشھد (یعنی تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ) میں حدیث ہے کہ:

(وَكَانَتْ اُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِيْ صَلٰوتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَ كَانَتْ فَقِيْهَةً)

ترجمہ: سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا فقیہ تھیں اور وہ نماز میں (بوقت تشہد) مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں

مریض کی نماز کا طریقہ

❶ مریض کو چاہیے کہ فرض نماز کھڑا ہو کر ادا کرے، اگرچہ جھکا ہوا ہو یا اگر سہارے کی ضرورت ہو تو دیوار یا چھڑی وغیرہ پر ٹیک لگائے ہوئے ادا کرسکتا ہے۔

❷ اگر کھڑا ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے، (بخاری)

(افضل یہ ہے کہ قیام اور رکوع کی جگہ چار زانوں ہو کر بیٹھے)۔

❸ اگر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو اپنے پہلو پر قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھے، دایاں پہلو افضل ہے، اگر قبلہ کی طرف رخ نہ ہو سکے تو پھر جس طرف بھی رخ ہو اسی حال میں نماز ادا کرے اس کی نماز صحیح ہوگی اور اسے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

❹ پہلو پر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو چت لیٹ کر نماز پڑھے اور اپنے پاؤں قبلہ کی طرف کرے، سر تھوڑا سا بلند کرنا افضل ہے تاکہ چہرہ قبلہ کی طرف ہو جائے، اگر پاؤں قبلہ کی طرف کرنا ممکن

نہ ہوتو پھر جس طرف بھی ہوں نماز ادا کرلے، نماز صحیح ہے اسکو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

❺ مریض پر نماز میں رکوع اور سجدہ کرنا ضروری ہے، اگر عام طریقہ سے استطاعت نہ ہوتو سر کے ذریعہ ان کا اشارہ کرے، سجدہ کے لیے رکوع سے زیادہ جھکے، اگر رکوع کر سکتا ہواور سجدہ نہ کرسکتا ہوتو رکوع کرے اور سجدہ کے لیے اشارہ کرے اور اگر سجدہ کرسکتا ہو رکوع نہ کرسکتا ہوتو رکوع کے لیے اشارہ کرے اور سجدہ مکمل کرے۔

❻ اگر رکوع اور سجدہ میں سر کا اشارہ نہ کرسکتا ہوتو آنکھوں کے ذریعہ اشارہ کرے، اور انگلی کے ذریعہ جیسا کہ بعض مریض کرتے ہیں اشارہ کرنا صحیح نہیں ہے، کتاب وسنت اور اہل علم کے اقوال میں اس کی کوئی بھی دلیل نہیں ہے۔

اگر سر سے اشارہ کرسکتا ہواور نہ ہی آنکھ سے تو پھر صرف دل کے ذریعہ نماز ادا کرے، تکبیر کہے، قرأت کرے، رکوع، سجدہ، قیام اور بیٹھنے کی دل سے نیت کرے تو ہر انسان کو اس کی نیت کا اجر ملے گا۔

❼ مریض پر ضروری ہے کہ ہر نماز کو اس کے وقت میں ادا کرے، لیکن اگر اس کے وقت میں پڑھنا مشکل ہوتو ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو جمع کرسکتا ہے، چاہے جمع تقدیم کرے یعنی عصر کو ظہر کے ساتھ (ظہر کے وقت میں) اور عشاء کو مغرب کے ساتھ (مغرب کے وقت میں) پڑھے، یا جمع تاخیر کرے یعنی ظہر کو عصر کے ساتھ (عصر کے وقت میں) اور مغرب کو عشاء کے ساتھ (عشاء کے وقت میں) ادا کرے، جس طریقہ سے اس کو سہولت محسوس ہوادا کرے اور فجر کی نماز پہلے یا بعد کی نماز کے ساتھ جمع نہیں کی جاسکتی۔



سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: " بھلا دیکھو کہ اگر کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو کہ وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا،" صحابۂ کرام رضوان اللہ علیھم نے عرض کیا کہ نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: " یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے۔" (صحیح مسلم و صحیح بخاری)

سجدۂ سہو کے احکام

❶ اگر کوئی نمازی بھول کر نماز میں رکعت، سجدہ، یا قعدہ کا اضافہ کردے تو سلام پھیرنے سے پہلے دوسجدے کرلے اور سلام پھیردے یا سلام پھیرنے کے بعد اس بھول کے عوض دوسجدے کرے اور پھر دوبارہ سلام پھیرے۔ یہ طریقہ افضل ہے۔

مثلاً: اگر ظہر کی نماز پڑھ رہا ہواور پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا، پھر اسے یاد آ گیا یا کسی نے یاددہانی کرادی تو رکعت مکمل کرے اور آخری تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے دوسجدے کرے اور پھر سلام پھیردے۔ اسی طرح اگر اضافہ کا علم نماز سے فراغت کے بعد ہوا تو پھر بھی دوسجدے کرے اور پھر سلام پھیردے۔ (بخاری)

❷ اگر نماز مکمل ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیردیا، مثلاً ایک یا دو رکعات چھوڑ دیں، پھر جلد ہی یاد آ گیا یا کسی نے یاد دلادیا تو صرف نماز کے چھوٹے ہوئے حصہ کو پورا کرے اور سلام پھیرے، پھر سہو کے دوسجدے کرنے کے بعد دوبارہ سلام پھیرے۔ (بخاری)

مثلاً: عصر کی نماز پڑھ رہا تھا اور بھول کر تیسری ہی رکعت کے بعد سلام پھیردیا، پھر یاد آ گیا تو اسی کے ساتھ چوتھی رکعت ملا کر نماز مکمل کرے، اور سہو کے دوسجدے کرنے کے بعد پھر سلام پھیرلے۔ (مسلم)

❸ اگر واجبات نماز میں سے کوئی چیز مثلاً تشہد اول وغیرہ بھول گیا تو اس کی تلافی کے لئے سلام پھیرنے سے پہلے صرف دوسجدے کرنا کافی ہوگا، اگر جائے نماز سے علیحدگی سے پہلے یا بعد، مگر قریب ہی یاد آ گیا تو واپس ہوکر مکمل کرے گا۔ (بخاری)

مثلاً: تشہد اول بھول گیا اور تیسری رکعت کے لیے مکمل طور پر کھڑا ہوگیا تو دوبارہ نہیں بیٹھے گا، بلکہ سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دوسجدے کرے گا، لیکن اگر تشہد کے لئے بیٹھا مگر تشہد پڑھنا بھول گیا اور کھڑا ہونے سے پہلے یاد آ گیا تو اسی طرح تشہد پڑھ کر اپنی

نماز مکمل کرے گا۔اسی طرح اگر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا مگر مکمل طور پر کھڑے ہونے سے پہلے یاد آ گیا تو پلٹ کر بیٹھ جائے گا اور تشہد پڑھ کر اپنی نماز مکمل کرے گا۔(بخاری)

لیکن کچھ علماء کا خیال ہے کہ ایسی صورت میں سہو کے دو سجدے کرے گا کیونکہ کھڑے ہو کر اس نے اپنی نماز میں زیادتی کر دی تھی، واللہ اعلم۔

❹ اگر نماز میں شک ہو جائے کہ دو رکعت پڑھی ہیں یا تین اور کوئی پہلو راجح نہ معلوم ہو تو یقین والی یعنی دو رکعت شمار کر کے شک والی یعنی تیسری رکعت مکمل کرے گا اور سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کرے گا۔(مسلم)

مثلاً: ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اور دوسری رکعت میں شک ہو گیا کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری اور کوئی راجح پہلو نہ معلوم ہو تو اس کو دوسری رکعت مان کر باقی نماز مکمل کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کرے اور سلام پھیرے۔

لیکن اگر شک نماز سے فراغت کے بعد ہو تو اس پر کوئی توجہ نہ دے، مگر اسی صورت میں جب اسے کسی چیز کا یقین ہو جائے۔

اور اگر اسے اکثر و بیشتر شک ہوتا رہتا ہو تو شک کی طرف توجہ بالکل نہ دے، کیونکہ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔(مسلم)

❺ صرف ایک ہی طرف سلام پھیر کر سجدہ کرنا اور پھر التحیات پڑھ کر سلام پھیرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔اور اسی طرح سہو کے سجدوں کے بعد التحیات پڑھ کر سلام پھیرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں لہذا سہو کے سجود کے بعد بغیر کچھ پڑھے سلام پھیرنا ہوگا۔



سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اس لیے جہاں تک ہو سکے اسے روکے کیونکہ جب وہ منہ کھول کر ہاہاہا کہتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔(بخاری) ایک اور روایت کے مطابق شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

تہجد (قیام اللیل) قیام رمضان

❶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرض نماز کے بعد سب نمازوں سے افضل تہجد کی نماز ہے۔(مسلم)

❷ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو فرماتا ہے کوئی ہے جو مجھے پکارے میں اس کی دعا قبول کرلوں۔کوئی ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں۔کوئی ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے میں اس کو بخش دوں۔(بخاری)

❸ قیام اللیل کا اصل وقت تو رات کا آخری پہر، یعنی تیسرا حصّہ ہے تاہم اس کا آغاز عشاء کی نماز کے بعد سے ہو جاتا ہے۔نبی مکرم ﷺ کا زیادہ معمول آخری وقت ہی میں پڑھنے کا رہا ہے۔

❹ محمد رسول اللہ ﷺ کا عام معمول، رمضان ہوتا یا غیر رمضان، گیارہ رکعت کا تھا یعنی آپ دو دو کر کے آٹھ رکعات تہجد اور تین وتر یا دس رکعات اور ایک وتر پڑھتے۔(بخاری، مسلم)

❺ بہتر ہے کہ تہجد کی ۸ رکعات ہی پڑھی جائیں اگر عبادت میں زیادہ وقت صرف کرنا ہے تو قیام، رکوع و سجود وغیرہ ارکان کو لمبا کرے۔تاہم ۸ رکعات سے کم بھی پڑھ سکتے ہیں۔

❻ تراویح بھی دراصل تہجد ہی کی نماز ہے جسے قیام اللیل سے تعبیر کیا گیا ہے۔

❼ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ تین راتوں میں صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ باجماعت قیام کیا۔اس کے بعد یہ قیام انفرادی طور پر ہوتا رہا حتی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں جماعت کے ساتھ گیارہ رکعات (وتر سمیت) کا اہتمام کیا۔(بخاری۔مسلم۔موطا امام مالک)

❽ بیس رکعات کی تعداد صحیح سند سے نہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نہ ہی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے۔

نماز وتر اور وتر کا طریقہ

وتر ایک، تین یا پانچ رکعات سے پڑھنا جائز ہے۔

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر پڑھنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے، البتہ جو پسند کرے وہ پانچ پڑھے، جو پسند کرے وہ تین پڑھے اور جو پسند کرے وہ ایک پڑھے۔ (ابوداود)

تین وتر ادا کرنے کے لیے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا اور پھر ایک وتر پڑھنے کا طریقہ افضل ہے، البتہ ایک تشہد کے ساتھ اکٹھے تین وتر پڑھنا بھی جائز ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء کے بعد فجر سے قبل گیارہ رکعات ادا فرماتے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت ادا کر کے (اپنی نماز کو) وتر بناتے۔ (مسلم)

ایک ہی سلام کے ساتھ سات رکعات سے وتر کرنا بھی جائز ہے۔

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سات یا پانچ وتر ادا فرماتے تو ان میں سلام سے فاصلہ نہ کرتے (یعنی ایک ہی سلام سے پڑھتے)۔ (نسائی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وتر میں نماز مغرب کی مشابہت نہ کرو۔

(دارقطنی، کتاب الوتر، باب: لا تشبهو الوتر بصلاة المغرب)

رسول اللہ ﷺ تین وتروں کی صورت میں پہلی رکعت میں سُوْرَۃُ الاعلٰی دوسری رکعت میں سُوْرَۃُ الکافِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں سُوْرَۃُ الِاخلاص تلاوت فرماتے۔ (بیہقی)

دعائے قنوت رکوع سے پہلے یا بعد میں اور ہاتھ اٹھا کر یا ہاتھ اٹھائے بغیر دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے، اور اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے تو کوئی حرج نہیں، اس سے کوئی سہو وغیرہ لازم نہیں آئے گا۔

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے تاکہ میں ان کو قنوتِ وتر میں کہوں:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ، اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ، وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ

(ابو داوٗد، نسائی)

افضل یہ ہے کہ وتر کے بعد کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترًا (بخاری)

ترجمہ: وتر کو اپنی رات کی آخری نماز بناؤ۔

اشراق یا چاشت کی نماز

❶ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے اندر ۳۶۰ جوڑ ہیں اور اسکی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر جوڑ کے عوض ایک صدقہ (نیکی) کرے، آپ ﷺ نے فرمایا مسجد میں پڑا ہوا تھوک صاف کر دینا اور راستہ سے کسی چیز کا ہٹا دینا بھی نیکی ہے اور چاشت کی دو رکعات نماز، تمام جوڑوں کے صدقہ سے کفایت کر جائے گی (ابوداود)

❷ سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعات بھی اس سے کفایت کر جائیں گی۔ (مسلم)

❸ جو شخص فجر کی نماز جماعت سے ادا کرکے بیٹھا ہوا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے اور سورج

طلوع ہونے پر دو رکعات نماز پڑھے تو اُسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

اس کو نماز اشراق بھی کہتے ہیں جو سورج طلوع ہونے کے ۵ یا ۱۰ منٹ کے وقفہ سے پڑھی جائے۔

❹ چاشت کی نماز کا وقت اُس وقت ہے جب سورج خوب چڑھ آئے اور گرمی کی شدت محسوس ہونے لگے، چاشت کے نفل ۲ سے لیکر ۸ تک ہیں (دو دو کر کے)۔

مسافر کی نماز

سفر میں نماز کا قصر کرنا مستحب اور افضل ہے۔

ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں دو دو فرض پڑھے جائیں سفر میں سنتیں اور نوافل پڑھنا ضروری نہیں تاہم عشاء کے وتر اور فجر کی دو سنتیں پڑھی جائیں۔

رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ (نو میل) کا سفر اختیار کرتے تو قصر کرتے (مسلم)

یعنی اپنے شہر یا بستی سے نکل کر جیسا کہ بعض احادیث میں اس کی صراحت موجود ہے۔

مدّتِ سفر کے بارہ میں اختلاف ہے لیکن محققین کی اکثریت کے نزدیک جب سفر میں قیام کی نیت تین دن کی ہوگی تو قصر کرنا جائز ہوگا، لیکن بے یقینی کی صورت میں قصر کی کوئی مدت نہیں۔

سفر میں دو نمازیں اکٹھی بھی پڑھی جا سکتی ہیں یعنی ظہر اور عصر اکٹھی اور مغرب وعشاء اکٹھی۔ (بخاری)

تاہم حالت اقامت میں بغیر کسی شرعی عذر کے دو نمازوں کو اکٹھا نہیں کرنا چاہئے۔

نماز جمعہ

جمعہ کے دن کی عبادت فرض ہے۔

جمعہ کے دن مسواک کرنا۔ غسل کرنا۔ تیل لگانا۔ خشبو لگانا۔ عمدہ لباس پہننا مسنون ہے

جمعہ کا کامل ثواب حاصل کرنے کے لیے خطبہ شروع ہونے سے پہلے مسجد میں آنا۔

خطبہ کے دوران خاموش رہنا اور بے مقصد حرکات وسکنات سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

مسجد میں داخل ہوں تو تحیۃ المسجد کی دو رکعت ادا کر کے بیٹھیں خواہ خطبہ شروع ہو چکا ہو۔

نمازِ عید

❶ عید الفطر کے لیے جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا سنت ہے۔ اور عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد کھانا سنت ہے۔ (بخاری، ترمذی) (لیکن اسے روزہ نہیں کہا جا سکتا)

❷ عید گاہ جانے اور آنے کا راستہ بدلنا سنت ہے۔ (بخاری)

❸ عید کی نماز کے لیے نہ اذان ہے نہ اقامت۔ (مسلم)

❹ عید کی نماز سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں۔ (بخاری)

❺ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات دوسری میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہنی مسنون ہیں۔ (ابوداؤد)

❻ خطبہ نماز عید کے بعد دیا جائے۔ (مسلم)

❼ خواتین کے لیے بھی عید گاہ جانے کا حکم ہے۔ (مسلم)



نمازِ تسبیح

یہ ایک نفلی نماز ہے، جس کی فضیلت حسن درجہ کی حدیث سے ثابت ہے۔

نبی ﷺ نے اپنے چچا سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اس کے پڑھنے کی بڑی تاکید فرمائی، اور فرمایا کہ اگر تم اسے روزانہ پڑھ سکتے ہو، تو روزانہ پڑھو، یہ ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو، یہ بھی ممکن نہ ہو، تو مہینہ میں ایک مرتبہ، یا سال میں ایک مرتبہ، ورنہ اپنی زندگی میں ایک مرتبہ ضرور پڑھو۔ اس کی فضیلت یہ بیان فرمائی کہ اس کے پڑھنے سے اگلے پچھلے، نئے پرانے، بھول کر، یا جان بوجھ کر کیے گئے، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور ظاہر سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اس کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

یہ چار رکعات والی نماز ہے۔ پہلی رکعت میں (حمد وثناء) سورۂ فاتحہ اور کوئی ایک سُورت پڑھنے کے بعد حالتِ قیام ہی میں پندرہ مرتبہ حسب ذیل کلمات پڑھے جائیں،

سُبحَانَ اللهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَکبَرُ.

ترجمہ: پاک ہے اللہ، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، نہیں کوئی معبود مگر اللہ، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

اس کے بعد رکوع کیا جائے اور رکوع میں دس مرتبہ، پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ، پھر سجدہ میں دس مرتبہ، پھر سجدہ سے اُٹھ کر دس مرتبہ، پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ اور پھر سجدہ سے اُٹھ کر دس مرتبہ، یہی کلمات پڑھے جائیں۔

اِس طرح پہلی رکعت میں یہ کلمات ۷۵ مرتبہ ہُوئے اور ہر رکعت میں اِسی طرح ۷۵، ۷۵ مرتبہ مذکورہ کلمات پڑھے جائیں (ابوداؤ۔ ابنِ ماجہ) تو اس طرح چار رکعات میں یہ کلمات تین سو ہو جائیں گے۔

نمازِ توبہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے، پھر اٹھ کر وضو کرتا ہے، پھر نماز ادا کرتا ہے اور توبہ استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

نماز میں مکروہ چیزیں

❶ نماز میں سر یا نگاہیں ادھر ادھر پھیرنا مکروہ ہے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا حرام ہے۔ (مسلم، بخاری)

❷ (فضول) غیر ضروری اور بے کار حرکات کرنا مکروہ ہے۔ (مسلم)

❸ ایسی چیزیں بھی ساتھ رکھنا مکروہ ہے جس سے نمازی کی توجہ ہٹ جائے جیسے کوئی وزنی یا رنگین چیز۔

❹ کمر پر ہاتھ رکھنا بھی مکروہ ہے۔ (بخاری)

نماز کو باطل کرنے والی چیزیں

❶ جان بوجھ کر تھوڑی سی گفتگو کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (بخاری)

❷ قبلہ کے بجائے پورے جسم کو کسی ایک طرف پھیر لینے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ تاہم ضرورت کے تحت آگے یا دائیں بائیں ہونا جائز ہے۔

❸ ہوا نکلنے اور غسل یا وضو واجب کرنے والی ہر چیز سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

❹ غیر ضروری مسلسل زیادہ حرکت کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (بخاری)

❺ ہنسی سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے خواہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ (فقہ السنہ)

❻ جان بوجھ کر رکوع، سجدہ، قیام یا قعدہ زیادہ کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (بخاری)

❼ جان بوجھ کر ارکان کی ادائیگی کے لیے امام سے سبقت کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

❽ جان بوجھ کر تشہد میں درود ابراھیمی چھوڑنا بھی نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

❾ عورت کا ننگے سر نماز پڑھنا بھی نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

❿ نماز میں فون کی بیل ہونے پر نمبر دیکھ کر موبائیل بند کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

نماز جنازہ کا طریقہ

سیدنا طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، تو انہوں نے سورۃ فاتحہ اور ایک سورت بلند آواز سے پڑھی اور فرمایا میں نے اس لیے یہ بلند آواز سے پڑھی ہے تا کہ تم جان لو کہ یہ سنت اور حق ہے۔ (بخاری)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ تم تکبیر کہو، پھر سورۃ فاتحہ پڑھو، پھر تکبیر کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھو۔ پھر تکبیر کے بعد خاص طور پر میت کے لیے دعا کرو ، پھر تکبیر کے بعد دائیں طرف سلام پھیر دو۔



سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے لوگ میرے حوض کوثر پر آئیں گے اور میں لوگوں کو اس پر سے اسطرح ہٹاؤں گا جیسے ایک مرد دوسرے مرد کے اونٹوں کو ہٹاتا ہے۔" لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہم کو پہچان لیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں تمہاری نشانی ایسی ہوگی جو کسی امت کے پاس نہ ہوگی تم میرے پاس وضو کی وجہ سے سفید پیشانی اور ہاتھ سفید پاؤں لے کر آؤ گے اور ایک گروہ میرے پاس آنے سے روکا جائے گا وہ مجھ تک نہ آ سکے گا، تو اس وقت میں عرض کروں گا کہ اے پروردگار! یہ تو میرے لوگ ہیں؟ اس وقت ایک فرشتہ مجھے جواب دے گا تم نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے تمہارے بعد دنیا میں کیا کیا نئے کام کئے۔" (صحیح مسلم)

اللہ تعالیٰ سے مُناجات

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز پوری نہیں ہوئی بلکہ اس کی نماز ناقص رہی ، یہ جملہ آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا، لوگوں نے پوچھا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو کیا کریں؟ تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس وقت تم لوگ (دل میں) آہستہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اللہ عزوجل کا یہ قول فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کر دی ہے اور میرا بندہ جو سوال کرتا ہے وہ پورا کیا جاتا ہے۔ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی اور (نمازی) جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری توصیف کی اور (نمازی) جب مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ کہتا ہے تو اللہ عزّوجل فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور یہ بھی کہتا ہے کہ میرے بندے نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دیئے ہیں اور (نمازی) جب اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل کہتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کا درمیانی معاملہ ہے اور میرا بندہ جو سوال کرے گا وہ اس کو ملے گا۔ پھر جب (نمازی) اپنی نماز میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ یہ سب میرے اس بندے کیلئے ہے اور یہ جو کچھ طلب کر رہا ہے وہ اسے دیا جائے گا۔ (مسلم)

نماز کی فضیلت واہمیت

نماز دین اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ایک اہم اور بنیادی رکن ہونے کے علاوہ قرب الٰہی کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مومن کو دکھوں اور تکلیفوں سے نجات دینے والی ہے۔ پریشانیوں اور مصائب میں مومن کا ہتھیار اور کامیاب وکامران ہونے والوں کے لئے جنت کی کنجی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اللہ تعالیٰ سے صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو" (سورۃ البقرہ)

اور "یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں" (سورۃ النساء)

نماز کے اہتمام کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہیں:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ، رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ.

"اے میرے پروردگار مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنا۔

اے ہمارے رب! دعا قبول فرما" آمین

(ماخوذ ترجمہ سنن ابن ماجہ۔ مطبوعہ دارالسلام)